[illegible] بنیادی [illegible] یہ ہے کہ ان کی بھلائی اور خیر خواہی کے کام [illegible] جس سے وہ حکومت کے گرویدہ [illegible] اپنے حکمرانوں کا احترام کریں۔ اگر عوام اپنے حکمرانوں سے [illegible] یہ سب سے خطرناک صورت حال [illegible] ایسے حکمرانوں سے نفرت کریں گے اور ہر اس تحریک کا حصہ بن جائیں گے جو حکومت کی بربادی کیلئے چلائی جائے۔

ہر دور میں کسان کا کردار بہت نمایاں رہا ہے۔ یہ دن رات گرمی سردی میں محنت مشقت کر کے اناج اُگاتے ہیں سبزیاں اور پھل پیدا کرتے ہیں۔ یہ لوگ پوری توجہ اور رعایت کے مستحق ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ آج کا کسان سب سے زیادہ مظلوم ہے۔ فاقہ کش ہے اور مہنگائی سے بے حد متاثر ہے۔ ایک اچھے حکمران کی یہ علامت ہے کہ وہ زمینداروں اور کسانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تا کہ وہ بھی آسودہ زندگی بسر کریں۔

موجودہ حالات میں اگر ہم اس کا موازنہ کریں تو ایک بات بھی ایسی نہیں جن پر حکمران عمل پیرا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ رعایا حکمرانوں سے نالاں ہے اور ان سے چھٹکارا پانے کی دعائیں کرتی ہے۔

ہم تمام طبقات سے گزارش کریں گے کہ وہ امیر ہشام کی وصیت کا بار بار مطالعہ کریں اور اپنے اعمال کا جائزہ لیں کہ جہاں کہیں غلطی ہو رہی ہے اس سے اجتناب کریں اور ان اوصاف حمیدہ کو اختیار کریں جن کے ذریعے عوام ان کے گرویدہ ہو جائیں۔

حکومت کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی خلافت کا قیام ہے۔ یہ کام رعایا کی خدمت کر کے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اچھی اور عمدہ حکومت کی پہچان اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تکمیل، اس کے نفاذ کے ساتھ عوام کی بھلائی اور خیر خواہی ہے۔ اُمید ہے حکمران ان معروضات پر ہمدردی سے غور فرمائیں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

چیف جسٹس کی بحالی............اخلاقی ذمہ داریاں

پاکستانی عدلیہ کی تاریخ میں 20 جولائی کا دن ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جب سپریم کورٹ کے فل بینچ نے جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے کی سربراہی میں جناب چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کے خلاف صدارتی ریفرنس کو کالعدم قرار دیتے ہوئے انہیں بحال کر دیا ہے۔ یہ ریفرنس ایک ایسے صدر کی طرف سے دائر کیا گیا تھا جو بیک وقت صدر اور

چیف آف آرمی سٹاف بھی اورفوجی وردی کے رعب داب میں اپنے احکامات پر عمل درآمد کراتے ہیں۔ یہ ریفرنس پوری دنیا میں حکومت کے لیے جگ ہنسائی اور شرمندگی کا باعث بنا۔ حکومت کے بہت سے بہی خواہوں نے یہ مشورہ بھی دیا کہ ریفرنس کو واپس لے کر معاملہ ختم کر دیا جائے۔ لیکن صدر اور وزیر اعظم کے خصوصی مشیران نے ایسا نہ کرنے دیا۔ وہ خود بھی یہ سمجھتے تھے کہ ریفرنس دائر کرنے سے ہی چیف جسٹس کے خلاف فیصلہ آ جائے گا اور جوڈیشل کونسل حکومت کے حق میں فیصلہ دے گی۔ لیکن اس کی نوبت ہی نہ آئی اور جوڈیشل کونسل کی تشکیل اور ریفرنس دائر کرنے کی آئینی حیثیت چیلنج کر دی گئی، جس سے حکومت کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

ریفرنس دائر ہونے سے لے کر اس کے فیصلے تک کا عرصہ بڑی بے چینی، اضطراب اور باہمی کشمکش میں گزرا۔ تقریباً پورے پاکستان کی عدالتوں کا نظام متاثر ہوا۔ وکلاء برادری نے چیف جسٹس کے ساتھ یکجہتی کا شاندار مظاہرہ کیا اور احتجاجی تحریک میں شامل رہے، جس کی وجہ سے مقدمات کی پیروی نہ کرتے رہے۔ اسی طرح سپریم کورٹ نے بھی آئینی درخواست کی سماعت کی، جس کی وجہ سے دیگر مقدمات موخر ہوئے۔ اس ساری خرابی کا آخر کون ذمہ دار ہے؟ بلاشبہ صدر نے وزیر اعظم کے کہنے پر یہ ریفرنس دائر کیا تھا، جس میں وزیر قانون کا بھی ہاتھ ہے۔ اب جبکہ عدالت عالیہ کا فیصلہ آ چکا ہے، اخلاقی تقاضا یہ ہے کہ ریفرنس کا خاکہ تیار کرنے اور اسے دائر کرنے والے مستعفی ہو جائیں۔ لیکن افسوس کہ ان میں اتنی اخلاقی جرات کہاں۔ کس قدر دُکھ اور افسوس کی بات ہے کہ موجودہ حکومت جو قدم قدم پر مغربی ممالک کے نظام کو آئیڈیل قرار دیتی ہے اور ان کے وارے وارے جاتے ہیں۔ ان کی تقلید کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہی واقعہ وہاں رونما ہوتا اور صدر یا وزیر اعظم کے خلاف عدالتی فیصلہ آ جاتا تو وہ لوگ ایک لمحہ کی تاخیر کیے بغیر مستعفی ہو جاتے۔ لیکن پاکستان کا دستور نرالا ہے۔ یہاں مستعفی ہونے کا رواج نہیں ہے۔ بلکہ پہلے سے زیادہ ڈھیٹ ہو کر اور کرتوت دکھائے جاتے ہیں۔ بڑے سے بڑے حادثات پر بھی وزراء مستعفی نہیں ہوتے تاکہ کسی اہل اور لائق فرد کو خدمت کا موقعہ دیا جا سکے۔

توقع تھی کہ عدالتی فیصلے کے بعد یہ حضرات کم از کم اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے اور زیادہ نہیں تو کم از کم وزیر قانون کی قربانی ضرور دیں گے (جو ویسے بھی اس عہدے پر فائز رہنے کے اہل نہیں) تاکہ کچھ نہ کچھ اخلاقی تقاضے پورے ہوں۔ مگر افسوس کسی میں بھی اخلاقی جرات نہیں ہے۔

ہم یہاں چیف جسٹس آف پاکستان کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ عدل و انصاف کی بالادستی آئین و قانون کی پاسداری کرتے ہوئے حق و سچ کا ساتھ دیں اور ملکی مفادات کا خاص خیال رکھیں اور سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ایسے اقدامات کریں کہ عوام کو انصاف ہوتا ہوا نظر آئے۔ اس ضمن میں پوری قوم ان کے ساتھ ہے۔